

## فجور کا علاج-276820

### سوال

کرتے ہوئے برائی کی طرف میلان یا عمومی طور پر فجور کا کیا علاج ہے؟

### جواب کا خلاصہ

فجور: یہ ہے کہ انسان نافرمانیوں اور گناہوں کی جانب بڑھتا چلا جائے۔

علاج: اس کا علاج توبہ، راہ راست پر استقامت، نیک لوگوں کی صحبت، اور برے لوگوں کی صحبت سے دوری ہے۔

### پسندیدہ جواب

اول:

"فجور" یہ ہے کہ انسان نافرمانیوں اور گناہوں کی جانب بڑھتا چلا جائے، ہر قسم کی برائی کا ارتکاب کرے، نیز دل میں توبہ اور انابت کی کوئی چاہت بھی نہ ہو۔

عرب اہل لغت کہتے ہیں کہ: "فجور در حقیقت اپنے ہدف سے ہٹ جانے پر بولا جاتا ہے"

ویکھیں: "شرح نووی علی مسلم" (48/2)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ:

"فجور کا مطلب یہ ہے کہ کثرت سے گناہوں کا ارتکاب کیا جائے، [عربی زبان میں] فجور کے لفظ کو "انجرا الماء" یعنی پانی پھوٹنے سے تشبیہ دی گئی ہے، نیز یہ لفظ جھوٹ بولنے پر بھی بولا جاتا ہے" ختم شد

مانوڈاڑ: "فتح ابباری" (165/1)

زبیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"[عربی زبان میں فجور کے اصل ماغذہ] "النَّجْرُ" کا معنی شق ہے، پھر اس کے بعد اسے حرام کاموں کے ارتکاب، زنا اور ہر قسم کے گناہوں میں بڑھتے چلے جانے پر استعمال کیا گیا" ختم شد

"تاج العروس" (299/13)

علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"[عربی زبان میں فجور کے اصل ماغذہ] "النَّجْرُ" کا معنی شق ہے تو مطلب یہ ہوا کہ فجور دینداری کو شق کرتا ہے، نیز فجور کا لفظ خرابیوں اور برا آیوں کی جانب میلان پر بھی بولا جاتا ہے، اسی طرح نافرمانیوں میں بڑھتے چلے جانے پر بھی بولتے ہیں، فجور کا لفظ ہر قسم کی برائی کے لئے جامع لفظ ہے" ختم شد

"فتح ابباری" (508/10)

دوم:

لطفگو کرتے ہوئے فجور کا ارتکاب جھوٹ بولنے، بے حیائی پر مستمل لطفگو کرنے اور ان میں وسعت اختیار کرنے سے ہوتا ہے، جیسے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہمیشہ مجھ بولو، کیونکہ مجھ نیکی اور اچھائی کے راستے پر لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، ایک آدمی مجھ بولتا ہے اور مجھ کی تلاش میں رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں صدیت لکھ دیا جاتا ہے۔ اور ہمیشہ جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فتن و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فتن و فجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور ایک آدمی جھوٹ بولنا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (6094) اور مسلم: (2607) نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کستہ ہیں:

"علمائے کرام کستہ ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سچائی ہر قسم کی مذمت سے پاک نیک اور صالح کام کرنے کی رہنمائی کرتی ہے، یہاں نیک کام میں ہر اچھا اور بہترین کام شامل ہے۔"

جبکہ کچھ اہل علم کستہ ہیں کہ اس حدیث میں "البر" سے مراد جنت ہے، متأہم یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد نیک کام اور جنت دونوں ہی ہوں۔

جبکہ جھوٹ انسان کو فجور کی جانب لے جاتا ہے، اور فجور کا مطلب یہ ہے کہ انسان استقامت سے ہٹ جائے، اس کا یہ بھی مطلب بیان کیا گیا ہے کہ انسان کا میلان گناہوں کی جانب بڑھتا چلا جائے "ختم شد"

سوم:

گفتوں میں فجور کا علاج اس طرح ہو گا کہ سچ بولیں، اور حق بات کریں، کثرت سے اللہ کا ذکر اور تلاوت کریں، ساتھ میں سچی توبہ بھی کریں۔

کیونکہ جب انسان اپنی زبان کو اللہ کے ذکر اور مجھ بولنے میں مشغول رکھے تو پھر جھوٹ اور فحش گوئی سے اپنی زبان کو محفوظ بنالیتا ہے۔

جبکہ فجور کا عمومی علاج درج ذیل طریقے سے ہو گا:

- سب سے پہلے سچی توبہ کی جائے، پھر اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت اپنائیں، اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہیں، اہل خیر اور اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کریں، ساتھ میں برے اور شریر لوگوں کی صحبت چھوڑ دیں۔
- اس کے بعد نیک لوگوں کی سیرت پر غور و فخر کریں، ان کے راستے پر چلیں، اسی طرح برے اور گندے لوگوں کے چال چلن پر غور کریں اور ان کے راستے سے دور رہیں، برے لوگوں کے بد انجام اور بد کدار سے سبق سیکھیں؛ کیونکہ اکثر جو شخص بھی اپنی زبان یا شرمگاہ یا کسی اور ذریعے سے گناہ کرے تو اس کا انجام رسوائی اور بر بادی ہوتا ہے۔
- ملتی لوگوں کی صفات پہچانیں کہ وہ حسن خلق، سچی زبان، شرمگاہ کی حفاظت، آنکھوں کی حفاظت، اور حسن معاشرت جیسی اچھی صفات سے متصف ہوتے ہیں، ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے پوری کوشش کریں۔
- ہم کسی بھی ایسی چیز سے دور رہیں جو ہمارے اندر حرام شہوت کو برانگیختہ کرے، اور حرام کام کے ارتکاب کی دعوت دے؛ مثلاً: اہنی نظروں کو بے مهارت چھوڑ دیں، فلمیں اور ڈرامے میں دیکھیں، فاشی پھیلانے والوں، اور فارغ وقت ضائع کرنے والوں سے دور رہیں۔

بہر حال جو بھی اچھے کاموں میں مشغول رہے، اہل ایمان کی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرے، ان کی صحبت اپنانے، دلی طور پر سرکشی، حرام شہوت، برے اقوال اور افعال سے دور رہے، ان بری صفات میں ملوث لوگوں سے بچے تو اس کی حالت سفون جاتی ہے، اور معاملات بہتر ہوتے ہیں۔

اور اگر کوئی ان چیزوں میں ملوث ہے تو فوری طور پر سچی توبہ کرے، اللہ تعالیٰ کی شریعت کی پابندی کرے، توبہ کرنے میں بالکل بھی تاخیر سے کام مت لے، گناہوں میں بڑھتا مت چلا جائے۔ تدوینوں باقول پر عمل کرنے سے وہ فور سے بچ سکتا ہے۔

واللہ اعلم